جلد ۱۲ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۴۸

مقدمۃ الجیش

ایک متمول ہندو شریف کی گمراہی

[illegible]

نواب ڈھاکہ کی دوراندیشی

سنا جاتا ہے کہ نواب سلیم اللہ خان نے ٹرسٹیان علیگڈھ کالج کو اطلاع دی ہے کہ وہ بوجوہات چند در چند حسب وعدہ کانفرنس کی صدارت کے لئے کراچی نہیں جا سکتے۔ ہماری رائے میں نواب صاحب نے بڑی دوراندیشی کو کام فرمایا ہے۔ اور یہی بات تھی۔ نواب صاحب کے خاص وجوہ سے تو ہم واقف نہیں مگر ہماری رائے میں ایسے وقت میں کہ برادران وطن برادران یوسف کی طرح چاہ ذلت میں [illegible] میں جنگل شال [illegible] نواب موصوف ایک قومی کام کیلئے جا کر تشریف [illegible] نواب صاحب کا [illegible] بہت مناسب تھا [illegible]

[illegible]

قابل تردید تردید

[illegible]

آل انڈیا مسلم لیگ

ابتو اوس کی جان مسلم لیگ پر [illegible] بن کسی [illegible] ہی ہے بڑے بڑے [illegible] سود کر [illegible] اور خدا جانے اب کتنی [illegible] ہونگے بمقتضی [illegible] ہین یکم [illegible] گئی ہے۔ شاید [illegible] ہین پنجاب [illegible] نے بھی ایک جلسہ کی ٹھیرائی ہے۔ مگر [illegible] نے اپنا ڈبل پاور ظاہر کرنے کے خیال سے [illegible] ایک اور بھی جلسہ مسلم لیگ کیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ لاہور کے مسلمانون مین مزید سے زیادہ اتفاق کا مادہ ہے۔ یقیناً اس ڈبل پاور کا اثر گورنمنٹ پر پڑیگا اور گورنمنٹ ہندوستان کی تمام شاخون سے زیادہ لاہور کی مسلم لیگ کا لحاظ رکھیگی [illegible] مین بھی [illegible] ہوا مسلم لیگ کی شاخ قائم ہوئی تھی مگر [illegible] کے پہلے ہی سال اسے سوکھنے کا عارضہ ہوا۔ اور قبرستان مین دفن ہوگئی مگر فاتحہ کی وجہ سے اوس کے خدمتگارون کو جب کبھی موقع ملتا ہے اوسکو دسوین بیسوین چہلم برسی کی فاتحہ ایک کونے مین چھپ چھپا کے کر لیتے ہین۔ چنانچہ بہت دنون سے ان تقریبون کی بھی بھنک کان مین نہین پڑتی۔ مولوی رفیع الدین نے ایک شاخ پونہ مین قائم کی تھی سنا جاتا ہے کہ پونہ کے جلسے مین بھی اتنے ہی آدمی تھے جتنے [illegible] ہزار [illegible] کے اخیر جانی جلسہ مین موجود تھے [illegible] بمبئی اور پونہ کی شاخین دہی [illegible] کے مطابق [illegible] ہین [illegible] کے معزز ین اور خواندہ لوگ اسطرف [illegible] توجہ نہین کرتے

سوجھی تو دور کی

سورت کانگریس کی استقبالی کمیٹی نے لالہ لاجپت رائے سے شرکت کانگریس کے لئے خاص درخواست کی تھی۔ شاید اسلئے کہ گورنمنٹ نے تو لالہ جی کو صفائی کا موقع دیا نہین۔ پبلک کو اب تک یہ خبر نہین کہ لالہ جی کن قصورون سے بنے ہین۔ کیا کر سکتے ہین۔ اور کیا کیا ہے۔ چونکہ سورت کے اجلاس کانگریس مین بڑے بڑے لال بو جھکڑ ہونگے۔ اور اون کے سامنے لالہ جی اپنی بیگناہی اور بریت کا اظہار کرینگے۔ اگر کانگریسی پارلیمنٹ پر یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ لالہ جی بالکل بری اور بالکل بیگناہ اور بیجرم ہین تو عجب نہین کہ وہ ریزولیوشن پاس کر دے کہ لالہ جی کے ساتھ جو بے انصافی کا برتاؤ کیا گیا ہے [illegible] کونسل اور پارلیمنٹ سے اوسکی دادخواہی کی جائے۔ اور پھر مقدمہ بازی کی ٹھہرے۔ پھر تو دوڑئے اور [illegible] لے [illegible] ادھر یا ادھر۔

فرض کیجئے اگر مقدمہ بازی کی ٹھہری۔ اور مقدمہ جیت بھی لیا تو وہ مشت بعد از جنگ کے حساب مین ہوگا۔ اور پھر لالہ جی کو حسب قاعدہ تو کم سے کم ۵ برس مراقبہ مین گذارنے چاہئین۔ ورنہ دیدہ خواہ [illegible] بہرحال لالہ جی کی تقریر سے بہت سے سربستہ رازون کا انکشاف ہو جائیگا۔ رنگون کی سیر کے پر لطف حالات معلوم ہونگے وہ فائدہ بھی کچھ کم نہین ہے۔

خانہ ویران ہوکر نکلینگے

یورو پینون سے زیادہ ہندوستانی [illegible] کا پانی ہین اسیواسطے وہ اونہین گھاس پھوس سمجھتے ہین۔ مگر یہ اونہین معلوم نہین کہ ہندوستانی پانی بھی ہین تو [illegible] کا۔ یہی وجہ ہے کہ جب [illegible] پر آجاتے ہین تو [illegible] کی طرح اینٹھ جاتے ہین۔ چنانچہ ٹرانسوال ہے ہندوستانی باوجودیکہ [illegible] روپیہ اور [illegible] کام مین لگانے [illegible] اور [illegible] موجود ہے ٹرانسوال گورنمنٹ اونکو شکنجہ مین جکڑنا چاہتی ہے اور طرح طرح سے دباؤ ڈال رہی ہے مگر وہ انگوٹھا دکھا رہے ہین۔ ٹرانسوال گورنمنٹ [illegible] ہے کہ جیسے ہندوستانی پولیس کے رجسٹر مین دس نمبر کے بدمعاش پڑے رہتے ہین ایسے ہی [illegible] تمام ہندوستانیون کا نام [illegible] ولدیت وسکونت بلکہ حلیہ اپنے رجسٹر مین [illegible] کرلین۔ معلوم نہین اس سے اوسکا منشا کیا ہے۔ کیا پولیس [illegible] انگوٹھے کی [illegible] لگا رہے گی؟ اگر کبھی [illegible] کو ناپانے کی ضرورت ہوگی تو [illegible] بہرحال کوئی تو ایسا خوفناک یا آبرو ریز منشا ہوگا جس سے ہندوستانی چونک پڑے ہین اور [illegible] گئے ہین کہ [illegible] جانا قبول مگر [illegible] نام قبول نہین باوجودیکہ ابتک [illegible] لوگون نے نام چڑھوائے ہین اور [illegible] ہزار باقی ہین۔ گذشتہ ہفتہ ایک جلسہ بھی کیا گیا جسمین ہندوستانیو نکو [illegible] دلائی گئی کہ اپنی بات سے ہرگز نہ ہٹنا چاہئے [illegible] اور [illegible] دیکھین گورنمنٹ کو [illegible]

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ہندوستان حکومت انگلستان کی غلامی سے کسی طرح اور نہیں ہو سکتی کیونکہ انگلستان کے کھلاڑی منہ کھولے ہندوستان کے نگلنے کی تاک میں ہر وقت بیٹھے ہیں۔ ہندوستانی بہبودی کا دار و مدار گورنمنٹ کی نظر شفقت پر ہے یعنی یہ اگر دست شفقت پھیرنے میں کمی کرے تو ہندوستان میں دو دن بڑھے۔ اور اسکی کمی موقوف ہے انگلستان کی قناعت پر۔ اور اسکا تو یہ حال ہے کہ ہل من مزید کا نعرہ ہمیشہ لگاتا رہتا ہے۔ ہندوستان اوسکا منہ بھرتے بھرتے تھک گیا۔ مگر وہ ہاتھ پھیلاتے پھیلاتے نہیں تھکا۔ روس انگلستان کے مصالحہ ہو جانے پر ہر خواہ ہند یقین کئے ہوئے تھے کہ اب کمی خرچ کی سفارش کا معقول موقعہ ملیگا۔ اگر یہ دعا قبول ہوتی تو اتفاق ہوگا کہ آئندہ ہندوستان پر کوئی روانہ کمیگا مگر ہماری قسمت ایسی کہاں جو ایسا ہوتا [illegible] ہمارے ایک [illegible] کی سفارش کی [illegible] سالانہ کا اضافہ نکال دیا۔ مسٹر مورلے نے ابھی تو انکار کر دیا ہے مگر اس سے ہوتا کیا ہے آخر یہ بار بھی ہندوستانی خزانہ کو جھیلنی پڑیگی۔ غالباً ایسی ہی وجوہات سے لیفٹیننٹ [illegible] گورنمنٹ سے بدظن ہو گئی ہے۔ اور وہ دیوان دار اسپیچوں سے دلکا غبار نکالتی ہے۔ یوں تو تمام ہندوستانیوں کی گورنمنٹ ہی سے [illegible] ہے مگر کوئی [illegible] کوئی ایسی ہی [illegible] اور سوخت۔

خواہ مخواہ بھی خرچ بڑھانا اور دیوان ٹیکس کی جبر مار کرنا یہ کیونکر منظور نے [illegible] ہے۔

نہ چونا کام آیا نہ ہڑتال

ہم تو سمجھتے تھے کہ ریلوے سٹرائک میں ہڑتال (دیسی) اور چونا (یورپین) دونوں شریک ہیں۔ ابھی دونوں کی تیزی کمپنی کے چندیا کے بال اوڑا لے گی۔ مگر آخر وہی ٹائیں ٹائیں فش کا مضمون رہا۔ کمپنی نے مطالبات پر خاص توجہ کا وعدہ کر کے ہڑتال والوں کا منہ بند کر دیا۔ پہلے تو انہوں نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں پیٹے کہ جو ہونا ہے ابھی ہو جائے۔ مگر ریلوے کمپنی نے وعدہ خواہ مخواہ سے یہ بھی کہا کہ بڑی سندھ ریلوے ملازموں کی یہ خواہش کہ ان کے سرگروہ کو موقوف نہ کیا جائے مگر ریلوے کمپنی نے کہا کہ اوسکو سب سے پہلے بارہ پتھر باہر کیا جائیگا۔ مثل مشہور ہے بانس جی بچینا پڑینگے وہی چنے کی کھائیں گے آخر تمام مزدوروں اور اہلکاروں کو کان دبا کر اپنے اپنے کام سے لگ جانا پڑا۔ اب رہا اونکا سرگروہ اسکو دھتا بتا دیگئی۔ وہ خالی پڑے پڑے اپنی بکے پیٹ پر ڈنڈ پیلا کرے گا۔ اسکی زوجہ نے اتنی ہمدردی اوس سے کی کہ ایک جلسہ کر کے اظہار تاسف کر دیا۔ اور ایک ایک روز کی تنخواہ بھینٹ چڑھا دی۔ اب غالباً کمپنی کی طرف سے مقدمہ بازی کی بھی ٹھہرے گی۔ ایک گارڈ کو ڈیڑھ ماہ قید سخت اور کچھ جرمانہ کی سزا دلا چکی ہے ایک یوریشین نے ایک بنگالی گارڈ کو گاڑی میں سوار ہوتے ہوتے ڈھکیل دیا تھا ایک ہاتھ ایک پاؤں کچل گیا

تار والوں کی جھنجھناہٹ

ریلوے محکمہ کی سٹرائک کا ابھی پورے طور پر خاتمہ نہ ہوا تھا کہ محکمہ تار کے ملازموں نے جھنجھناہٹ کی تیاری کر دی ہے۔ اونہوں نے سوچا کہ ایسے میں ڈگر لگ رہی ہے۔ اپنا رونا بھی پڑ جائے گا تو افسران محکمہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ سہمے ہوئے ہیں۔ چنانچہ رنگون کے محکمہ نے ابتدا کی ہے۔ ایک عرضی اس مضمون کی تار دی ہے کہ ہماری تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ سوائی کا کام اجرت سے لیا جاتا ہے جب کوئی ملازم دوسرے آفس میں بھیجا جاتا ہے تو اوسکا کام بھی اوسی آفس والوں کے سر پڑتا ہے نیا ملازم نہیں رکھا جاتا۔ یہاں کے محکمہ تار نے بھی اون سے ہمدردی کی ہے۔ ڈائرکٹر صاحب نے اون کے سرگروہ سے ملاقات کی۔ اور اونکی بہت کچھ تشفی کی۔ اونہوں نے ۱۳ روز کی میعاد کا نوٹس دیا تھا کہ یا تو ہماری شنوائی کی جائے۔ ورنہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہیں گے۔

اس ڈانٹ نے محکمہ تار کے افسروں میں سنسنی پیدا کر دی ہے۔ غالباً ایک ہفتہ میں اس کا فیصلہ بھی ہو جائیگا۔

مگر یہ سلسلہ قائم ہو گیا تو بڑی ٹھہرے گی۔ اور محکمہ والوں کو بھی جوش آتا رہے گا۔ اور ہڑتالی کا بازار گرم ہوتا رہیگا۔

رونق کی بے رونقی

بزرگون نے سچ کہا ہے کہ وزیر ہی کی سوئی کا بھی
کوئی اعتبار نہین کبھی گاڑھے مین ہے تو کبھی
گزی مین کبھی مخمل مین ہے تو کبھی ٹاٹ مین یہی
اثر رونق کی زبان مین بھی آگیا۔ کہ اوسکا کچھ
بھروسہ نہین۔ ابھی کچھ کہہ رہے ہین ذرا ہی
کچھ کہنے لگے۔ بتالی کا بینگن۔ بے پیندے
کا بدھنا مثل شاہی کرتے تھے۔ اب تحقیق
ہوگیا کہ واقعی دنیا مین ایسے بھی لوگ ہوتے
ہین جن کو اپنی زبان کا ذرا بھی پاس
نہین ہوتا۔ خوشامد آمد یا ڈراوے
دھمکاوے مین آکر تھوکے کو چاٹ لیتے ہین
چنانچہ رونق لکھنوی نے ایک مراسلہ
سلطان الاخبار مین شائع کرایا جس مین انجمن
ضیاء الاسلام کے تاریک جلسہ کو روشنی مین
لایا گیا تھا۔ اور غائبانہ جلسہ کے سرپرست
کی قلعی کھولنے کا وعدہ کیا گیا تھا مگر
بجائے انکی قلعی کھولنے کے رونق نے اپنی
قلعی کھول دی جس سے صاف یہ کھل
گیا کہ جیسے صفائی آئینہ محض اوپری
ہے اور اندرون اوسکا تاریک ہے
ایسے ضیاء الاسلام کے حامی رونق لکھنوی
کی حیثیت بھی ظاہر ہی ہے۔

ہمکو حیرت ہے کہ رونق کس
منہ سے ضیاء الاسلام کی اندرونی
تاریکی کا نقاب اوٹھانے کے لیے
کمر بستہ ہوئے تھے۔ اگر اونکو صدر جلسہ
مولوی رفیع الدین بیرسٹرایٹ لا کی خوشامد
اور [illegible] ڈراوے دھمکاوے یا کچھ بخشنے
کا کھٹکا تھا تو پہلے ہی اسکو سمجھ لیا ہوتا (باقی آیندہ)

ٹیکہ طاعون کی بابت اطمینان

ہز اکسلنسی حضور گورنر بہادر کو خدا کامیاب کرے
رعایا کی جانی حفاظت مین وہ جیسے سرگرم ہین
ایسے محافظ رعایا بہت کم ملے ہین۔ گو [illegible]
ہمارے اپنے تجربہ۔ اپنے مشاہدہ۔ اپنے بیان
سے جن جن ترکیبون کو دافع طاعون سمجھ لیا ہے
اون مین بڑی بات یہی ہے کہ جہان دیکھو آگ
بجھانے کے لیے شعلہ بھڑکنے کا منتظر رہنا بڑی
حماقت ہے فوراً ہی پانی ڈال دینا چاہیے۔ علی
ہذا القیاس جب یہ ثابت ہوچکا کہ بمبئی کی آب
ہوا مین طاعونی مادہ گھر کر چکا تو اس سے بچنے
کا خیال ہر شخص کو ہر وقت مد نظر رہنا چاہیے جسکا
بہت بڑا وسیلہ طاعونی ٹیکہ ہے۔ گو کہ اسکا رواج
ہندوستان مین کئی سال سے ہے اور لوگ ابھی
تک اس سے مانوس نہین ہوئے بلکہ بعض تو نفرت
کی نگاہ سے دیکھتے ہین مگر سرکار کو اسکے فوائد
کا یقین دلایا گیا ہے اسلیے اب سرکار خاص طور
پر اسکی بابت لوگون کو اطمینان دلانا چاہتی
ہے۔ چنانچہ گورنر صاحب بہادر نے ایڈیٹران
اخبار کو خاص طور پر مدعو کیا ہے کہ ۱۹ دسمبر
کو پریل کے طاعونی آفس مین طاعونی ٹیکہ کا
مشاہدہ کرین۔

چونکہ ہمارے نام دو رقعے آئے ہین
اسلیے ہم جرأت کرتے ہین کہ اگر گورنر صاحب
بہادر خواہش کرین تو ہم بھی اپنے تجربہ اور خاص
ترکیبون کا اظہار کرکے گورنر صاحب کی تضیع
اوقات کرین۔ چونکہ وہ طبی مشورہ دینگے قدردان
ہین اسلیے وہ یہ بھی سمجھتے ہونگے کہ ڈاکٹرون ہی
پر مسیحائی کا خاتمہ نہین ہوگیا ہے دیسی طبیب کو بھی کم از کم بعض
وقت ایسی سوجھ جاتی ہے کہ ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہین مگر

نیچریت کا تازہ کرشمہ

نئی روشنی کے اندھے یہ چاہتے ہین کہ گورنمنٹ
ہمکو ہی اپنا سچا جان نثار اور سچا خیرخواہ سمجھے
اور جو کچھ صلہ دینا ہو ہمارے ہی گروہ کو دے
اسلیے اونہون نے یہ ترکیب نکالی ہے کہ ہم سلطان روم
کی تابعداری سے گورنمنٹ کو بدظن کرتے رہتے ہین اور
اسکا بڑا اثر یہ تجویز کیا ہے کہ ہندی مسلمانون کو
جو اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم نصرہ
اللہ تعالیٰ سے روحی تعلق ہے اوسپر پولیٹکل رنگ
چڑھا دیا جاوے اور گورنمنٹ پر یہ ثابت کر دیا جاوے
کہ برٹش عملداری کے جو مسلمان ترکی سلطنت
کو اپنا سرپرست سمجھتے ہین اون کے دلمین
گورنمنٹ کی کیا خاک عظمت ہوگی۔ اگر کبھی ترکی
سلطنت سے برٹش سلطنت کی ٹیڑھی آنکھ ہوئی تو
یہ مسلمان برٹش سلطنت کے لیے جلتی آگ بنکر
رہ جائینگے۔ لہذا ان سے وفاداری کی امید
سراسر حماقت ہے۔ چنانچہ ایسے اکثر مضامین
نیچریون کے اخبارات مین شائع ہوچکے ہین
جب اونہون نے دیکھا کہ اسطرح تو مسلمانون کا
کچھ نہ بگڑا۔ اور گورنمنٹ کو انکی وفاداری پر پورا
بھروسہ ہے تو اب نیا شگوفہ کھلایا وہ یہ کہ مصر
مین مصطفیٰ کامل پاشا نے ایک کمیٹی محبان وطن
کی قائم کی ہے جسکا مقصود یہ ہے کہ انگریزون
کے ظلم و ستم سے مصری رعایا کو نجات دلائی
جاوے اور مصر کو بدستور سلطنت عثمانیہ کی سرپرستی
مین دیدیا جاوے۔ کسی ذات شریف نیچری نے اسپر
یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ مصطفیٰ کامل پاشا کے
کئی عدد ایجنٹ ہندوستان مین پہنچ گئے اور وہ
یہاں کے [illegible] خوش ہوئے ہین کہ اسی طرز
مصطفیٰ کامل پاشا کی تائید مین اکثر مسلمان ایسے مل

واہ رے گورنمنٹی اقبال

اصل تو یہ ہے کہ دیسی اگر ترقی حاصل کر کر کر عرش معلیٰ کے پائدان کو بھی چھو لیں تب بھی وہ دیسی ہیں۔ اگر کایا پلٹ کر کے ایک جنم سے دوسرا جنم حاصل کر لیں تب بھی دیسی ہیں۔ الغرض ع چہ زمین کہ رسید و آسمان پیداست : لارڈ کرزن نے دیسیوں کی بابت جو زہر اوگلا ہے۔ اگرچہ پورے طور پر دیسی اسکے مستحق نہوں۔ مگر کچھ نہ کچھ ہیں ضرور۔ لارڈ کرزن کا یہ خیال کہ دیسی اگر مر کر بھی زندہ ہوں تو حکومت کا سلیقہ ان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ واقعی صحیح۔ درحقیقت ہندوستان کی بالاصل دو ہی قومیں ہیں۔ ہندو مسلمان۔ سلطنت دونوں کا نمونہ دیکھ چکی۔ نہ وہ جنہاں سکے نہ یہ رکھ سکے۔ حاصل کرنے کے وقت تو جانیں لڑادیں۔ حریف کا اور اپنا خون ایک کر ڈالا۔ خون کے ندی نالے بہا دیئے۔ ملک گیری کی دہن میں برسوں بیخانماں رہے مگر اوس وقت تک منہ نہ موڑا۔ جب تک کہ کامیاب نہو گئے۔ اور جب بیل منڈھے چڑھ گئی تو پھر کیا پوچھنا۔ ہندو صاحب دھنا سیٹھ اور میاں صاحب میرزا پھویا بن بیٹھے اور کشتی خدا پہ چھوڑ دوں لنگر کو توڑ دوں کا وظیفہ رٹنے لگے۔ اور اگر اتفاقیہ وہ کیل کانٹے سے لیس ہے تو ہار آستین بغلی گھونسے بن گئے۔ اور منافقانہ کاروائیوں سے لہلہاتی کھیت اور ہرے بھرے باغ کو پامال کر ڈالا نتیجہ یہ کہ ساڑھے ۹۹ فیصدی دیسی کس مادے کے برن کو تو کو نہ مرکر لے چولہے میں جھونکو ... ...

سلطنت کی تو کیا ہستی ہے

(توبہ توبہ) ایک دفعہ تو خدائی بھی پلٹ کھا جاے پھر بھلا ان دیسیوں کے لئے عروج حقیقی کی کیا امید کی جا سکتی ہے کیونکہ یہ کام ہیں جیتے کے۔ اور جیتا ہی ایسا ہو۔ جو مرگ انبوہ جشنے دارد کا سچا مذاق رکہتا ہو۔ دیسیوں سے دونوں باتیں ناممکن ہیں اور اگر ہیں بھی تو گھڑی ساعت کیلئے اگر یاران طریقت نے بہت رنگ تھام کی تو بس اتنا تکا ہو گیا کہ چار دن کی چاندنی کی مثل صادق آگئی۔ ہندیوں کی چھوٹی موٹی کمیٹی کا تو پوچھنا ہی کیا۔ ان سب میں کانگریس العزیز سمجھی جاتی تھی اور سمجھی جانیکا حق بھی رکھتی تھی مگر گورنمنٹی اقبال کے قربان جائیے۔ کہ اسنے بغیر چیو منز کے اوسکی چولیں ڈھیلی کردیں۔ جس کانگریس کو تمام ہندو مسلمانوں کو شیر و شکر کر دینے کا خیال خام تھا اوسکی اب یہ حالت ہے۔ کہ جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے۔ یا تو یہ دعوے تھے کہ ایک دوسرے کا قوت بازو ہو کر سلطنت کو اولٹ ڈالیں گے۔ اور یا آپس ہی میں ایک دوسرے کو اوکھاڑنے کی فکر میں لگ گئے۔ ناگپور میں جلسہ کے درمیان کے بیچ جو لالہ بہادروں نے اودھم مچائی ہے۔ اور نرم خیالات کے فرقہ پر سخت گئی قہر توڑا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کسی ہوئی وہوتی ہے لارڈ ڈھیلی دہرتی کے لالاؤن کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور سیرت کے ڈہول و چپے پہ اونکا بخار ختم نہیں ہو گیا وہ اب بھی ... ...

کانگریس کا کھیل بھنڈا

کرنے کی فکر میں ہیں۔ ناگپور میں ایک معزز ہندو رئیس نرم پارٹی کا طرفدار تھا اور وہ اجلاس کانگریس میں شریک ہونے کو آج ہی کل میں روانہ ہونے والا تھا۔ یاروں نے ایسی گندی کردی کہ لالہ جی پڑے ہینگ لگ رہے ہیں۔ گرم پارٹی نے کچھ بجا و سورت بھی بھی چلے ہیں کہ کیچ میں غلہ لگا ہیں۔ اونکی نیت یہ ہے کہ موقع پاکر بھرے جلسہ میں لم تقولون ما لا تفعلون پر لکچر دے ڈالیں۔ اونکا بڑا اعتراض یہی ہے۔ کہ جس نیت سے تم نے کانگریس کی بنیاد ڈالی۔ اور بربادی کے پہلو دکھا دکھا کر جوش دلایا۔ حب الوطنی کے لکچروں سے مرد میدان بنایا۔ لہذا اب تم کو چاہئے کہ تم بھی مرد میدان بنو۔ زبان سے تو لینے حق مانگ چکے اب لٹھ کے زور سے مانگو۔ یہ کیا واہیات بات ہے کہ ملکی فدائیوں اور وطن پرستوں کو تو تم آگے رکھکے دھرواؤ اور خود پیچھے سے کنی کاٹ جاؤ۔ غرض یہ ہے۔ کہ شورش انگیز پارٹی پورے طور پر آمادہ ہو گئی ہے کہ کانگریس کو اپنے رنگ میں رنگ لے اور اگر وہ ہمارا رنگ نہ قبول کرے تو اوسکو توڑ پھوڑ کر ٹھکانے لگا دے اصل تو یہ ہے کہ یہ گورنمنٹی اقبال کی خوبی ہے کہ کچھ ہی نکرنا پڑا اور سب کچھ ہو گیا۔ جب کانگریس کا خاتمہ ہو گیا تو پھر رہا ہی کیا۔ چند بیکار شورش انگیز ہاتہ پاؤں میٹیں گے تو باقاعدہ اونکی سرکوبی کر دی جائیگی۔ پھر کوئی چوں بھی نکریگا۔ گھر کے بھیدی ...

معرکہ آرائی

پریزادون کا جلسہ

اسمین شک نہین کہ لکھنؤ باعتبار تماشبینی وحسن پرستی رنڈیون کا دارالسلطنت ہے۔ صورت شکل رعنائی دلربائی طرحداری عیاری مکاری ستم شعاری عشوہ غمزہ چالاکی بیباکی کے لحاظ سے کہہ سکتے ہین کہ حسن کی دیوی نے یہان کی گومتی ماتا کی گود مین جنم لیا ہے۔

اسی ادائے دلکش کو یاد کرکے ناسخ مرحوم کہتے ہین ؎ گل سے رنگین تر ہے خار لکھنؤ بہشت سے بہتر ہے لکھنؤ

ابھی تک اس شہر مین یہ بات حاصل ہے کہ دیہات سے جو سیدھا سادہ حسین مہ جبین آجاتا ہے کچھ دنون کی نشست برخواست کے بعد شوخی طراری غمزہ جانستان نکیلے دلربائی کا مدرس اول بنجاتا ہے۔

اسی وجہ سے ہندوستان بھر کی طوائفون کا تختگاہ لکھنؤ قرار پایا۔ سرپرستی کے لحاظ سے اس تختگاہ پر والی سلطنت یا رئیسہ کا ہونا ضرور تھا۔ پھر حسینون کا سردار بھی لازمی حسین مہ جبین بلکہ چندے آفتاب چندے ماہتاب ہونا چاہئے۔ رنڈیون کے انتخابی ووٹ سے اس گدی کی جانشین یا چودھرائن ماہ منیر بدر منیر قرار پائین اس خاتون یغما کے حسن سیاسی سے کل امورات کا فیصلہ جو اچھی اچھی عدالتون سے برسون مین طے نہو وے اسکی ایک ادائے مستانہ سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاتا ہے۔

پرانے شہر کی تمام طوائفین دیرینہ رسم کانفرنس کی غرض سے کبھی کبھی محفل رقص و سرود اور جلسہ عیش و نشاط قرار دیا کرتی ہین لیکن چونکہ کوئی اصولی قوت اونکو حاصل نہین لہذا اکثر بازیچۂ طفلان ہوکر تائین تائین فش ہوجاتا ہے۔

چودھرائن کے جلسے مین معلم الملکوت کے انتظام سے کسیقدر لطف جسمانی و شفاء روحانی حاصل ہوتی ہے۔ رشک منیر کی چھٹی کے دیکھنے والے تو اس عظیم الشان جلسہ کے مزے ابتک لوٹ رہے ہین۔ اور کہنے والے کہتے ہین کہ اب ایسا دلکش سین اس عالم اسباب مین نظر آنا مشکل ہے۔ چھٹی کے بعد سے ان پریون کا خاموشی کے ساتھ سناٹا کھینچنا تعجب خیز امر تھا۔ خدا خدا کرکے پیر مردی کے زمانہ مین طبیعتون مین گرمی پیدا ہوگئی۔ اور جیٹ رشک منیر کی رسم و کتخدائی کے جلسہ کی ٹھہرا دی۔

تمورے کی تقسیم باقاعدہ حسب حیثیت بہرمعہ ارتن برتن کے ہوئی۔ شہر کے تمام رئیس زادے مدعو کئے گئے۔ رنڈیون کو بلاوے دئے گئے۔ گویا عید مین دوسری عید کا سامان ہوگیا جلسہ کا دارالقیامہ آغائی صاحبکا باغ تجویز ہوا۔ جو ایک غیر آباد جگہ پر تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حسینہ مہ جبین لولیون کو دنگل کو یہی مقام مناسب اور موزون تھا۔ کیونکہ یہ داغ سے ثبات ناہوش اُجڑی ہوئی منزلین مین بستے ہین۔ کہ جنکی جان جاتی ہے اونکو دلمین بستے ہین۔

قیاس آرائی کے لحاظ سے بعض کوتہ اندیشون حکم لگا بیٹھے تھے کہ ڈاکہ ضرور پڑیگا۔ اس خیالسے پولیس کو ایک نگاہ دلفریب اشارہ کر دیا گیا۔ مکان کے ارد گرد پہرہ مقرر ہوگیا۔

جلسہ کا سین قابل دید تھا۔ ۵ تاریخ عید کی منگل کے روز آغائی صاحب کے باغ مین شام سے عجب چہل پہل ہے۔ شاہراہ پر روشنی کے جھاڑ لگائے جاتے ہین۔ گلاس روشن کئے جاتے ہین۔ بگھیون کی متواتر آمد و رفت سے خاک اوڑ رہی ہے۔ بگھیون مین کسی مین کچھ رئیس ہین کچھ ارباب نشاط بیٹھے ہوئے باغ کی طرف آرہے ہین۔ بگھی ایک وسیع پھاٹک کے قریب آکر ٹھہر جاتی ہے۔ میزبان مہمانون کے خیر مقدم کیلئے مستعد ہین۔ باغ مین جابجا گیاس کی روشنی آنکھون مین ٹھنڈک اور فرحت پیدا کر رہی ہے۔ اسی باغ کے پہلو مین ایک وسیع بارہ دری ہے جس مین گیاس کی روشنی با فراط ہے۔ دو وسیع نمگیرے صحن مین کسی معشوق کے زلف کی طرح کھنچے ہوئے ہین۔ صحن کے وسط مین سفید چاندنی کا فرش بچھا ہے۔ جسپر تمام میراثی و ڈاڑھی گوئے بیٹھے ہوئے ہین۔ گرداگرد چوکر لگا ہے جسپر تماشائیون کی وہ کثرت ہے کہ خدا کی پناہ آدمی پر آدمی ٹوٹا پڑتا ہے۔ چوکے کے بعد ایک وسیع اور بلند تخت بندی ہے جسپر اونی غالیچہ کا مکلف فرش بچھا ہوا ہے جہان تمام پریزادان عالم کا ہجوم ہے حسین حسین رنڈیان یکے بعد دیگرے آتی جاتی ہین اور بیٹھتی جاتی ہین

محمدی جان اودی ساری پہنے ہری بیل بوٹے کی بنارسی زیب جسم کئے عجب تبسم آمیز ادا سے گلوریان تقسیم کر رہی ہین۔ حسین کمسن رنڈیان برس پندرہ بارہ سولہ کا سن۔ جوانی کی باتین اور نخرون

تکیلی سجیلی زیور رصیع سے آراستہ پیراستہ رلی خلق کی خالا بنی ہوئی سا بڑی آنکھ جڑاؤں چاند سے رخسار و نیرہ ذرّے لیکن نظر آگئے انکار و نیرہ صورت شکل میں حور کی پیاں زاہد صد سالہ دیکھ پائے تو منہ میں پانی بھر آئے اور بیساختہ کہہ اٹھے کہ حاضر ہیں ہم تو دینے کو دل بلکہ جان تک ؛ لینے کا نام ہی کہیں آئے زبان تک ؛ جسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھ لیں - فوراً کلیجہ تھام لے - اور کسی کی کیا پوسی

دل میرو و زرستم صاحبدلان خدا را چہ دردا
کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا ؛

صاحبجان بدر منیر گریبانہ دوپٹہ سرخ پھولدار گرنٹ کا پائجامہ اور سیاہ مخمل بازو کی گلے میں موتیوں کا مالا - ماہ منیر گلابی کریب کی باڈی کارچوبی زیب جسم کئے ہوئے گلابی ساری ریشمین کانوں میں ہیرے کے بالے سر پر استار لگائے ہوئے گلے میں موتی اور ہیرے کا مالا - ایک انجمن آرا اور دوسری ملکہ مہر نگار بنے ہوئے ایک میمصاحب تو دوسری ہندوستان کی پری کا پاٹ لئے ہوئے ایک پاؤں سے ٹہل رہی ہیں - کبھی اسکی مزاج پرسی ہو رہی ہے - کبھی اسکی پیشوائی ہو رہی ہے لو اپنے مزاج ہی نہیں ملتے - گویا چیلاؤ بنی ہوئی ادھر آئیں اور ادھر چلی گئیں - تمام رنڈیوں کا جتھے کا جتھا ایک ہی مقام پر جلوہ گر ہے - یہ معلوم ہوتا ہے کہ پرستان کی رنڈیاں اتر آئی ہیں -

انکی پشت کچھ کرسیاں بچھی ہوئی ہیں اور کچھ لوگ مؤدب تھے باغ درست بستہ لئے تو یہ صف بستہ بیٹھے ہوئے ہیں جنکے نذر میں محمدی والے داروغہ محمد خان خشک خوش پوشاکی کے زنو دستار بجے ہوئے فالج زدہ بڑھا منہ کھولے ہوئے سبکا منہ تک رہے ہیں اور حق خواہ تماشی ادا کر رہے ہیں -

خاص بارہ دری کے اندر کچھ لوگ بیٹھے ہیں - کچھ ٹہل رہے ہیں - رنڈیاں سا سہر کو ہنود پر بالباس مکلف جلوہ گر ہیں - اتنے میں ارباب نشاط میں سے ایک کمسن چڑیا نازنین معہ سازندوں کے مسند پر کر ناچنے لگی - ابھی کچھ تھوڑا سا ناچنے گانے پائی تھی کہ دوسری تیر جان ستان کی طرح آ موجود ہوئی - اسکے بعد ایک کمسن گر کھیلی کہائی ہوئی دلربا جلد و کچھ ناچی کچھ گائی - اسکے اٹھتے ہی حسن جان آئی - پھر جوہر منیر بھی خوب گائی - پھر مہراج بندادین کے روشن چراغ اچھن نے گت میں وہ وہ توڑے لئے کہ پرکاس کی سادھ شاد ہوگئی - خاطر گھنگرو بجانے میں سپوت نکلا - پھر اسی طائفہ اور حروف تہجی کی قید سے بیگی والی اچھن بھی اچھا گائی - ان سے ارباب ہیاؤ بتانے کو کہا گیا - لیکن اس گرانی کے زمانہ میں بتاؤ بتانا مناسب نہ معلوم ہوا -

پھر کشمیریوں میں ظفر کی باری آئی اور کر فسانۂ عجائب کا ناٹک بہت کچھ ساز و سامان سے دکھانا چاہا لیکن قلت وقت کے سبب سے تماشا نامکمل ختم کر دیا گیا -

پھر کانپور والی بے نظیر جو کہ عقیدۂ عاشق اور معلوم ہوتی ہے اچھے اچھے گرہ بند گائی اسکے بعد وزیر جان لکھنوی مجبوراً بیچاری کا نہ گائی ماہ منیر کانپوری لاڈلی بلی بیست والی کا نیز اور خوب گائیں -

پھر نسو حسین کشمیری کی باری آئی - اسکے ساتھ نقال ہوا - قدرے اچھا چبھی نقلیں کیں - پھر وارث حسین نے خوب گایا - اسکے بعد ستیا پور کی ظہورن پھر محمدی جان نے قابل تعریف گانا گایا -

پھر گرووں کی باری آئی - احمد خان خورشید علی بڑے میاں خان خوب خوب بلیاں لڑائی گئے - سورج دیپ جاد گا دیا گیا -

انکے علاوہ شیدا زہرہ چندا تیا ہیرا بسم اللہ فیروزہ مشتری نجمن کالکا پرشاد والی شہزادی باقرن منولا ہیرا شہزادی تسلیم اللہ والی - حیدر جان چونے والی بندادین اس جلسہ میں ناچنے گانے کی نعمت عظمیٰ سے محروم رہ گئیں خود بدر منیر اور ماہ منیر کو بھی یہ دولت نصیب نہ ہوئی کیونکہ وقت قلیل تھا حقیقت میں اگر یہ محفل دو روز میں ختم ہوتی تو شاید مشہور مشہور طوائفوں کو ناچنے گانے کا موقع ملتا - تمام محفل رنڈیوں سے بھری ہوئی تھی - رنڈیاں دور دور سے آئی تھیں بعض مع اپنے بچوں کے موجود تھیں جگہ لئے چودھرائن کے یہاں آنا فرض تھا کم سے کم ڈیڑھ سو کے قریب رنڈیاں ہونگی - اگر کوئی رئیس لاکھ دو لاکھ روپیہ صرف کرتا جب بھی یہ کیفیت بعنوان شائستہ دیکھنا نصیب نہ ہوتی ع آنچہ می بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب - رات بھر کے جاگے ہوئے معشوقوں کو نیند کا سخت غلبہ ہوگیا اور مجبوراً گیارہ بجے دن کو جلسہ کا اختتام کرنا پڑا - اور وہ پیاری پیاری صورتیں چشم زدن میں نظروں سے غائب ہوگئیں

ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

وہ سماں ابتک آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے اور عاشق زار مارے دل ہی دل میں مزے لو رہے ہیں۔

کوئی نام و نشان پوچھے تو ہجا صد بتا دینا
تخلص داغ ہے وہ عاشقوں کے دل میں رہتے ہیں

راقم

پرانا تماشبین

چوہوں کی کانفرنس

مسٹر پنچ بہادر ہمیں معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ چوہوں کی دیکھا دیکھی مچھروں نے بھی ایک کانفرنس کے انعقاد کی ٹھہرائی ہے۔ ابھی تو انکی بھنبھناہٹ ہی سنی جاتی ہے جب انکی کانفرنس کے انعقاد کی تاریخیں مقرر ہونگی تو مفصل کیفیت عرض کرونگا۔ سردست موسم سرما کی خوشگوار فصل آتے ہی چوہوں نے اور فوراً سے پیشتر لکھنؤ چوک کی مچھلی والی بارہ دری میں کانفرنس کی ٹھہرائی۔ آپ جانتے ہیں پچھلے سال ۲۰ نومبر ۱۹۱۷ء کو پنچ بہادر کے ذریعہ سے وائسرائے کی خدمت میں ڈیپوٹیشن گیا تھا۔ کچھ بہبودگی کی امید دیکھکر اس سال باضابطہ کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا۔ اس کانفرنس میں بڑے بڑے شہروں سے جناد ری چوہے اور چوہیاں تشریف ارزانی فرما کر کانفرنس کی رونق بڑھانے آئی تھیں۔ اور بعض دیہات کے دہقانی چوہے اور گھوسیں بھی آئے ہوئے تھے۔ تین تاریخوں میں تین اجلاس ہوئے جن میں ذیل کے رزولیوشن پاس ہوئے

پہلا اجلاس :- پہلا رزولیوشن۔ اس کانفرنس کو ڈاکٹروں کی اس اتہامی رائے سے کہ مرزا طاعون بیگ کو قتل و غارتگری فتنہ و فساد میں ہماری قوم سے مدد و اعانت ملتی ہے بالکل اختلاف ہے۔ ہماری زمین دوز اور آتش خور قوم میں اتنی جرأت کہاں کہ قتل و غارتگری میں اعانت پہنچا سکے۔ اسلئے ایک میموریل بڑے لاٹ صاحب کی خدمت میں اس مضمون کا بھیجا جائے کہ ہماری قوم اس اتہام سے بری کیجائے۔ اور ڈاکٹروں کو ممانعت کیجائے کہ ہماری بیخکنی کے درپے نہ ہوں۔

ایک جناد ری گھوس نے پچھلی ٹانگوں پر کھڑے ہو کر یوں ذیل کی اسپیچ دی۔

مدبر گھوسو ہشیار رہو۔ چالاک چوہو یہ رزولیوشن جو ہمارے دوستوں نے پیش کیا ہے نہایت ہی مفید اور بکار آمد ہے۔ اسوقت اس رزولیوشن کی تائید میں چند لفظ کہنے کو کھڑا ہوا ہوں (نعرہ تحسین) میری چالاک اور ہشیار رعایا تم اس رزولیوشن کے مفاد کو مجھ سے زیادہ اور اچھا سمجھ سکتے ہو۔ اور میں جو کچھ کہنے کو کھڑا ہوا ہوں وہ ڈاکٹروں کی غلط بیانی کی تردید اور اونچی حماقت کا اظہار ہوگا۔ یہ انسان ڈاکٹر انگلی پکڑتے پکڑتے پہنچا پکڑنے لگے ہیں۔ انسانوں کی نبض ٹٹولتے ٹٹولتے زمین دوز قوم پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہماری قوم کا صفایا کرنے میں پنجے جھاڑ کے پیچھے پڑے ہیں۔ کوئی ان الٹی کھوپڑی والوں سے پوچھے کہ تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ انسانی تشریح کر کیا کچھ بنا لیا جو ہم بلوں کی رہنے والی قوم کی ماہیت مزاج و خواص سے واقفیت پیدا کرینگے۔ اور انکو اپنی ولایتی دواؤں کی قیمت کے بلوں سے مطلب ہونا چاہئے نہ کہ ہمارے بلوں سے۔ ہمارے بل کی تحقیقات کو بتی ہی کیا کم تھی کہ پھر یہ مسکین ڈاکٹر ہمارے بل کی حالت دریافت کرنے چلے ہیں۔ ہم موشوں کے متعلق انکی ساری شگافی بیکار اور لغو ہے

یہ رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہو گیا۔

دوسرا رزولیوشن :- موش خان نے کھڑے ہو کر یہ تحریک پیش کی کہ جب تک وائسرائے کے یہاں سے ہم لوگوں کی تباہی کا امتناعی حکم نہ آ جائے اسوقت تک ہر شہر میں نہایت مستعدی اور سرگرمی سے آغاز موسم سرما میں اس کانفرنس کی شاخوں کے اجلاس منعقد ہوا کریں۔

یہ رزولیوشن بھی باتفاق رائے پاس ہو گیا

دوسرا اجلاس (تیسرا رزولیوشن) اس ہندوستانی انسان کو جو ولایتی ڈاکٹروں کے کہنے پر ہم لوگوں کی جان کے پیچھے پڑے ہیں فہمایش کر دینا چاہئے کہ انکی بے تکی باتوں پر عمل نہ کریں۔

اس رزولیوشن کی تائید میں ایک چوہا مچھلی والی بارہ دری کے چھجے پر آ کر چوک میں آنے جانے والے انسانوں کو للکار کر اور مخاطب کرکے یوں گویا ہوا۔

اے ہندوستانی انسانو تم اتنا نہیں سمجھتے کہ اس تاریک ہندوستان میں تم کالے انسان اور ہم کالے چوہے بابا آدم کے وقت سے آباد ہیں۔ نہ ہم نے ہیضہ پھیلایا نہ طاعون۔ نہ کسی متعدی وبا کی اعانت کی۔ پھر یہ کیا اندھیر ہے۔ اور کیسا بھولا پن ہے کہ تم ان اوندھی کھوپڑی والوں کے کہنے کو باور کرکے ہماری بیخ و بنیاد کو کھودنا چاہتے ہو۔ بھلا کوئی عقل سلیم

بکنے والا ہے اور کر سکتا ہے کہ ہماری قوم
طاعون برگ کی شریک ہے اگر شریک ہوتی
تو پہلے اپنی جان بچاتی۔ تو دیکھو ہماری قوم
نمبر سے شمار ہو جاتی ہے اور طاعون بیگ
پہلے ہمارا ہی صفایا کر دیتے ہیں۔ پھر نہیں کہہ
کر ڈاکٹروں کا یہ بیان کسقدر غلط ہے کہ طاعون
کشت و خون میں ہماری شرکت ہے۔

تیسرا اجلاس (چوتھا ریزولیوشن)

ایک منشی منہی چوہا نے یہ تحریک پیش کی کہ
انسان کے پاس ایک کھلی چٹھی بھیجی جائے
کہ وہ ہم لوگوں کی ہلاکت سے باز آئیں ورنہ
دنیا میں ہماری جماعت بھی کچھ کم نہیں ہے
اسکے علاوہ ہماری قوم میں انسان سے
زیادہ ہمدردی اور اتحاد ہے۔ ہماری قوم
اتفاق کرکے انسان کو جو کچھ نقصان پہنچا کر
چھوڑا ہے۔ اور اس کھلی چٹھی کو الٹی میٹم
سمجھنا چاہیئے۔

دہلی چوہے خان جنہوں نے بارہ دری
کے پیچھے سے آکر تیسرے ریزولیوشن کی تائید
کی تھی کان کھڑے کرکے کبھی اکبری دروازہ
کی طرف اور کبھی گول دروازہ کی طرف رخ
کرکے یوں اسپیچ دی۔

ہماری قوم کے قطع کل لوگو تم دیکھتے ہو
کہ ہماری قوم کس صبر و تحمل سے ان بے رحم
انسانوں کے مظالم کو برداشت کر رہی ہے
آدمی سے [illegible] ہماری قوم کے کتنے افراد
ان [illegible] کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے ہیں
مگر ہماری قوم نے کبھی اور کسی وقت میں انکو
جانی نقصان پہنچانے کا خیال نہیں کیا۔ ہاں
کبھی ذرا ادھر ادھر کی گری پڑی چیزوں
[illegible] احتیاطی سے بچے ہوئے کاغذوں [illegible] کر
ادھر ادھر پھیلے ہوئے کپڑوں کو کبھی کبھار کتر لیا
اور ان کے پس خوردہ کھانوں میں سے کچھ
نہار کر لیا سوائے اسکے کوئی بتلائے کہ
ہمنے کوئی خطا بھی کی ہے۔ اب ڈاکٹروں کے
کہنے پر ہماری بیخ و بنیاد کو کھودنا سراسر
ناانصافی ہے تو اب ہم بھی بیچ کھیت آگاہ
کئے دیتے ہیں کہ اگر ڈاکٹروں کے کہنے پر عمل
کیا تو ہماری قوم انسان کو ستا کبھی ناک
کاٹ لیگی اور کبھی کان کتر لیگی۔ اور کپڑوں
کا صفایا کرکے ننگا بوچا الگ بنائے چھوڑیں گے
برخاست۔ شد [illegible] مجلس۔

راقم
چوہے دان
بقلم
[illegible] لکھنؤ سے

جاسوسونکی رپورٹین

مقام اسینوپ [illegible] میں روسی [illegible] میں سخت
ہیضہ پھیلا ہے۔ مقام مذکور زلزلوں سے بالکل
تباہ ہوا ہے مزید مسافر [illegible] سخت [illegible] گئی ہے

آئرلینڈ کے مقام راسکون کے ایک میدان
میں پولیس تازہ غلہ کا ذخیرہ پہرہ دیتی تھی اسوقت
پولیس سپاہ پر برافروختہ مردوں اور عورتوں
نے سخت طور پر پتھر برسائے۔ پولیس نے گولیاں
چلائیں اکثر آدمی گرفتار کئے گئے۔

اگرچہ ٹرانسوال میں ایشیا اور ہندوستان
کے باشندوں کو اپنے نام رجسٹر کرانیکے قانون
پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کیا جاتا ہے تاہم اب
تک صرف ۵۰۰ ہندوستانیوں نے اپنے نام
اور پیشہ لکھوائے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ۱۰ ہزار
ہندوستانی ایسے ہیں جنہوں نے اپنے نام
باضابطہ طور پر رجسٹر نہیں کرائے۔ گورنمنٹ ٹرانسوال
کو بھی جوش آگیا ہے وہ اس قانون کی پابندی
سختی کرائیگی

مراکو سے خبر آئی کہ مقام سیدی عیسیٰ کے
قریب جنگ ہوئی فرانسیسی سپاہ پسپا ہوگئی سخت
گولہ باری ہوگئی۔ اس جنگ میں مراکو کے ۵۰۰ آدمی [illegible]

ایم اسٹولیپن نے مجلس وزارت کی جانب سے
مجلس شوریٰ میں ظاہر کیا کہ زار روس کی آزادانہ
و خود مختارانہ حکومت سلطنت کے لئے بڑا ضروری ہے
اور اسی اختیار کی مدد سے روس میں دوبارہ
صلح و امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس بیان سے
کل پارلیمنٹ میں سخت حیرت اور شور و غوغا
بلند ہوگیا تھا۔

[illegible] بیکار [illegible] والنٹیئر [illegible] شنبہ گذشتہ
[illegible] یورپ کو روانہ ہوگئے۔ گذشتہ ہفتہ [illegible]

ڈینی زولو کی سرکوبی کے لئے قریب ہے کہ برٹش سپاہ زولولینڈ میں جنگی کاروائیاں کریگی۔

کوئلہ کی کان واقع سوویٹیا میں شدید آگ لگی ہوئی تھی۔ ۲۰ مزدور دب گئے۔ عام خیالات ہیں کہ دبے ہوئے آدمی دم گھٹکر مرگئے ہونگے

۲۸ دسمبر کو خبر آئی کہ ایک عورت نے ماسکو کے روسی گورنر جنرل کی گاڑی پر بم کا گولہ پھینکا مگر جنرل بال بال بچگیا۔ کوچبان زخمی اور گھوڑے ہلاک ہوگئے۔ عورت قریب المرگ ہے

زولولینڈ میں مارشل لا جاری ہوگیا۔ زولو لوگ ۳۰ ہزار بتائے جاتے ہیں۔ انمیں ہر ایک کے پاس بندوقیں ہیں

کیپ کالونی کی گورنمنٹ نے ناتال کو ایک مثبت اور سکیم تو بچانے کی امداد دینا منظور کیا ناتال کی سپاہ زولولینڈ کو روانہ ہوگئی۔

شاہ اسپین الفانسو کیمبرج یونیورسٹی کے معائنہ کے لئے گئے تھے۔ طلباء نے شاہ اسپین پر شکر کی ڈلیاں پھینکیں۔ ایک طالب علم گرفتار کیاگیا اور اسکو سزا دیگئی۔

کنساس (امریکا) کی نیشنل بنک دیوالیہ ہوگئی۔ اسنے روپے کی ادائیگی بند کردی۔ لوگوں کی [illegible] لاکھ ڈالر کی رقم یہاں جمع تھی۔

ورجینیا (امریکا) کے مغربی حصہ میں سونوگا کے کوئلہ کی کان پھٹی۔ پانچسو مزدور ہلاک ہوگئے۔

زولولینڈ کے متعلق کل خبریں بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ سپاہ کی نقل وحرکت بھی شائع نہیں کیجاتی۔ باربرداری کے جانوروں کا انتظام دقت طلب ہے۔ بھینسا اور خچر بجائے بیل کاموں میں لائے جائیں گے۔

فورٹ اسمتھ سے خبر آئی کہ میٹرنسبرگ کی نیشنل بنک بند کردیگئی۔ اسمیں امانت رکھنے والوں کی ۵۵ لاکھ ڈالر کی رقم جمع تھی۔

مراکو کی خبر ہے کہ فرنچ جنرل لیوٹے اور مراکو کی سپاہ کے مابین وقتاً فوقتاً کشمکش ہوجاتی ہے۔ باشندگان مراکو کثیر تعداد میں مارے جاتے ہیں مگر فرنچ سپاہ صرف زخمی ہوتی ہے۔

لیاقت حسین پر دوبارہ مقدمہ چلانے کی گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی ہے۔

پراویڈنٹ فنڈ سے عوام کو مستفید کرنے کی تجویز گورنمنٹ ہند وزیر ہند کو روانہ کی گئی ہے

کانگریس سورت کے اجلاس کے بعد سوشیل کانفرنس کا جلسہ بھی ہوگا۔ جسکی صدارت پر احمدآباد کے مشہور لیڈر راؤ بہادر لال شنکر اوما شنکر مقرر کئے گئے ہیں

ناگپور کا ایک نامہ نگار مخبر ہے کہ امراوتی کے ضلع مجسٹریٹ نے جو وارنٹ جاری کیا تھا اسکے رو سے ایک سودیشی تقریر کرنے والا گرفتار کیا گیا جسے ایک تانگہ میں سوار کرا کر حراست پولیس میں اسٹیشن تک لیگئے۔

حضور مہاراجہ دربھنگہ کے ہاں ۱۰ کو ولیعہد پیدا ہوا۔ جس سے کلکتہ کے باشندوں میں بڑی خوشی پیدا ہوئی۔ مہاراجہ کے رسالہ خاص نے کلکتہ میں خوشیاں منائیں۔

روٹر ہانگ کانگ سے خبر دیتا ہے کہ ۵ برٹش تارپیڈو کشتیاں اور چند آبدوز کشتیاں چین کے اردگرد سمندر میں۔ اور خصوصاً جزائر کستان(?) میں بحری قزاقوں کے زور کو توڑ دینے کے لئے مقرر کی گئی ہیں کہا جاتا ہے کہ اس خبر کے بعد کستان(?) میں مخالفت کے اکثر جلسے ہوئے اور پیکن میں شکایتیں روانہ کی گئیں کہ غیر ملکی سمندر میں اس مداخلت کیا ہے۔

فرنچ جنگی ہوائی کشتی لاپاٹری کی مرمت مقام وردون کے کشادہ میدان میں کیجاتی تھی

اوسوقت یکایک ہوائے تند چلی غریب فرنچ سپاہ نے کشتی مذکور کی روک تھام کی۔ لیکن فضول کشتی مذکور بالا بالا ہوا مین اوڑ گئی۔ اوسوقت اس ہوائی کشتی پر کوئی سوار نتھا۔ یہ کشتی مقام بلیفاسٹ مین اوڑتی ہوئی لوگونکو نظر پڑی تھی۔

پنجاب یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ سے ریورنڈ ڈاکٹر یکالے۔ ویٹر بریسے نے ایک تحریک کی کہ دیسی زبان کے عمدہ اور اخلاقی اصل یا ترجمہ شدہ تالیف و تصنیف کی قدر افزائی کیجائے۔ چنانچہ اس تحریک کے متعلق بعد غور سنڈیکیٹ نے رزولیشن پاس کیا ہے کہ اردو۔ ہندی یا پنجابی زبان مین لکھنے یا ترجمہ کرنے والون کے لئے انعامات مقرر کئے جائین۔

تیمن سنگھ مین ۳۰ نومبر کی شبکو ۱۲ بجکے ۵۰ منٹ پر زلزلہ محسوس ہوا۔

آنوشہرہ سے بندوقون کی چوری اور قتل کی وارداتون کی خبر آئی۔ نصف شبکو چور بارکون مین داخل ہوئے اور وانشیری کے قریب آلات حرب کے کمرے مین سے جو کسی شے کی تلاش کر رہا تھا لٹنے مین پکڑا گیا۔ چور نے فوراً اپنے گرفتار کرنے والے پر طپنچہ چلا دیا۔ کارپورل ہنڈرسن کا نشانہ ہوگیا۔ باقی سپاہ نے قاتل پر حملہ کر دیا۔ اور لگے اسقدر پیٹا کہ وہ مرگیا۔

۲۷ اکتوبر کو کلکتہ مین دو مسلمانون نے شورش کے موقعپر لوٹ مار کی تھی۔ ۳-۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

جالندھر کے مسٹر فخر الدین احمد خان کو تیرتھ بندوبست اکاؤنٹنٹ جنرل مقرر کیا ہے

وہ چند روز مین اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب مین داخل ہونگے۔

لاہور مین چہارشنبہ گذشتہ کو ۱۰ بجے دن کے زلزلہ محسوس ہوا۔

دہلی سے خبر آئی کہ وہان کے ایک مدرسہ مین دو بارہ سالہ طلباء مین جھگڑا ہوا۔ مدرسہ والون نے انہین سخت ملامت کی۔ گذشتہ چہارشنبہ کو دونون لڑکون کی ملاقات ایک باغ مین ہوئی۔ بیان ہے زبانی تکرار کے بعد ایک لڑکے نے اینٹ اوٹھاکر حریف کے سر مین مارا۔ حریف کا بھیجا نکل پڑا۔ اور اسیوقت مرگیا۔ لڑکا ماخوذ پولیس کی حوالات مین ہے۔

جمالپور کے مجسٹریٹ مسٹر سٹیش نے ڈیم عبدالرحمن کو ہندوؤن کے مکان لوٹنے اور مسلمانون کو ہندوؤن کی مورتیان توڑنے کا حکم دینے کا الزام عائد تھا۔ صاحب مجسٹریٹ نے اوسے ایک سال قید سخت کی سزا دی اور ایک سال تک صلح قائم رکھنے کا اقرار مچلکا لکھوالیا۔

نیپال سے خبر آئی کہ مولوی لیاقت حسین کو باوجودیکہ کلکتہ کی عدالت عالیہ نے رہائی کا حکم سنا دیا ہے تاہم وہ اب تک رہا نہین کیا گیا ہے۔

ٹھگی و فریب دہی کے جرم مین کالبیرن کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا اسکی تعمیل ناگپور مین کی گئی۔ ملزمان بمبئی ناگپور ریلوے کے ذریعہ کلکتہ بھیجے گئے۔ ان کے ہمراہ پولیس کا مضبوط پہرہ تھا۔ کالبیرن کے پاس بیشمار روپیہ ہے جو راہ پر غائب کر دینے اپنی رعایا مین

طلبہ نئی تحریک کو رواج دینے اور ہر دو صوبہ بنگالہ کی عمدہ تجویز سوچی ہے۔ چنانچہ اپنے اپنے یہان اپنے اپنے شافہ کے لوگون۔ بچے کے باشندہ اور سرکاری کارکنون کو طاعون کا ٹیکا دیا۔ اس ترکیب سے اور لوگون کو ضرور جرأت ہوگی۔

بمبئی ۵۔ مسماۃ سوہنگی بائی ایک ۸۰ سالہ ہندو عورت بوہرہ بازار کے ایک مکان مین بیٹھی انگیٹھی سلگا رہی تھی۔ یکایک اوسکے کپڑون مین آگ لگی۔ شدید طور پر جل گئی اور اسی شبکو مرگئی۔ علاج کیا گیا مگر جانبر نہو سکی۔

مسٹر ایچ ڈی سنتوک افسر محکمہ تحقیقات چرچگیٹ سٹریٹ سے جا رہا تھا۔ ایک موٹر بائیسکل کا سخت دہکا لگا۔ موٹر بائیسکل ایک پارسی چلا رہا تھا مسٹر سنتوک کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔

اندرور ہر دیال نامی ہندو پانفروش کو کوکین فروخت کرنے کے جرم مین بالجلاس مجسٹریٹ پیش تھا۔ تلاشی پر اسکی دکان سے ۱۶ پڑیان کوکین کی برآمد ہوئین۔ صاحب مجسٹریٹ نے اوسپر ۵۰ روپیہ جرمانہ کیا اور جرمانہ نہ ادا کرے تو دو ہفتے قید سخت۔

تختی بائی ایک ہندو دائی پر ۱۲ روپیہ جرمانہ یا ۸ روز قید سخت کی سزا ہوئی۔ اسنے ایک اور عورت کے عاریتہً نتھ مانگی تھی مگر اسنے اوسکو واپس نہ دیا۔ اور نتھ کو ۶ روپے مین رہن رکھ دیا تھا۔ نتھ پچیس روپے کی تھی۔

ایک ہندو مزدور کے پاس سے ۱۰۰ روپے کا نوٹ برآمد ہوا۔ اپنی صفائی مین وہ تسلی کے روبرو اظہارات نہ دیسکا۔ صاحب مجسٹریٹ نے اوسے ۳ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ سرکاری گودی مین بالو سیوا نامی ایک ۲۲ سالہ

مزدور کام کر رہا تھا یکایک اسباب اسپر گر پڑا۔ اور وہ مر گیا۔

اپالو بندر کے قریب ۳۰-۲۵ کی کشتی ندی میں اونچی اوندھی ہو گئی۔ ملاح بچ گئے۔ اسپر پارسی کپڑوں کے گٹھے بار تھے۔ کشتی کا پتہ نہیں۔

ایک ہندو مزدور ایسڈ کی بوتل سر پر لئے بھنڈی بازار سے جا رہا تھا۔ ٹھوکر لگی مزدور گر پڑا۔ اور ایسڈ سے اوسکا سارا جسم سخت طور پر جل گیا۔ جے جے اسپتال میں زیر علاج ہے۔

ہرکولفنسٹن روڈ پر بھینسوں کے طویلے میں آگ لگی۔ ہمسایہ کے رہنے والوں نے آگ بجھانے میں بڑی امداد کی۔

کرسینٹ مل کا ایک ہندو مزدور ۹ روپے کا کپڑا چرانے کے جرم میں ۲ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

ماٹونگا جہاں گاڑیاں شراب بیچتے ہوئے گاڑی ہانک رہا تھا گر پڑا۔ اور مر گیا۔

ایک گوالا برقی ٹرام پر سوار تھا فریر روڈ پر اترتے وقت ٹرام سے گر پڑا۔ دونوں پیر کے انگوٹھے کچل گئے۔

مجگام روڈ پر حاجی حاجی محمد کے طویلے میں سخت آتشزدگی ہوئی اسمین ۳۸ جوڑی بیلوں کی بندھی تھی۔ آگ دفعتہً پھیل گئی اور قریب کے ایک مکان اور مسجد تک پہنچ گئی لیکن آگ بجھانے والے انجن نے آگ بہت جلد فرو کر دی۔ ۱۱۵۰۰ روپے کا نقصان ہوا۔

ڈکنز روڈ مل (مگاؤں روڈ) کے چوتھے منزلہ پر سوت سخت آتشزدگی ہوئی۔ آگ آدھ گھنٹہ میں فرو ہو گئی۔ ۳۰۰۰ روپے کا نقصان ہوا۔

یہ آگ مشین کی رگڑ سے پیدا ہو گئی تھی۔

ایک ۲۵ سالہ دیسی عیسائی تھانہ میں ایک درخت پر چڑھ کر سیندھی اوتار رہا تھا یکایک اسکا پیر پھسلا۔ گر پڑا۔ بایاں ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اسپتال میں زیر علاج ہے۔

ایک ہندو جبز ووڈ گریسی کاٹن مل سے ۳۰ روپے کا مال چرانے کے جرم میں ۲۵ روز قید سخت کی سزا ہوئی۔

اسلامی دنیا۔ جریدہ حیات رقمطراز ہے کہ قاتل اتابک اعظم ایران (آقا عباس) کے انتقال کے ۲۰ دن طہران کے اکثر لوگ جنکا تخمینہ غالباً ۴۰ ہزار سے زیادہ ہوگا اوسکی قبر پر زیارت کے لئے گئے۔ اور اس قدر پھول وغیرہ چڑھائے کہ قبر کے اوپر پھولوں کا ڈھیر ہو گیا۔ بعضوں نے اسکی قبر پر قرآن مجید پڑھا۔ اور بعضوں نے مرثیے اور بعضوں نے اوسکی بہروی جمع میں کھڑے ہو کر قاتل مذکور کی جوانمردی اور بہادری کے ساتھ اوسکی علم فضل مشہور اور قومی ہمیتوں کا ذکر دلاویز الفاظ میں کرکے اوسکی یادگار قائم کرنے کی ترغیب دی۔

خواجہ محمد رجی وکیل بنک کا زر تکیف الزیارت ساحل پر ہو رہے ہتاؤں کی طرف روئی خریدنے کیلئے جا رہے تھے کہ ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ اور کل نقدی کا ذات حسین کو مار ڈالا۔ اور لاش کو چھپا کر کپڑوں کو راستہ میں ڈال دیا۔ پولیس تلاش میں ہے مگر ابتک کوئی گرفتار نہیں ہوا۔ ان کے پاس ایکہزار تین سو پچاس روپے تھے بعد میں خود اس

مذکور کی لاش دریا میں ملی۔

قتین عید کی رات کو ابو حمص کے قریب میں دروبہ کے قریب چوروں نے آکر اون کپیتوں اور باغوں کو بلا تخصیص ناس کر دیا جسے ابو حمص کے اطراف و جوانب کے لوگ سال بھر تک مستفید ہوتے تھے۔ اور صرف اسی پر بس نہیں کیا۔ دو چار روز کے وقفہ سے پھر ڈاکہ ڈالا۔ اور باغوں اور کھیتوں کو پھر ناس کرکے بھاگ گئے پولیس تلاش میں ہے۔ مگر ابتک پتہ نہیں لگا۔

۱۹۰۸ء میں کسی مخیر مصری نے محض آنکھ کے علاج کے لئے ۱۳ ہزار جنیہ وقف کیا تھا۔ جبسے ڈاکٹر میکلین صاحب ایک معقول تنخواہ پر مقرر کئے گئے۔ ان کے ذمہ یہ کام سونپا گیا۔ کہ حکومت مصریہ کے شفاخانوں میں دورہ کرتے رہیں۔ اور آنکھ کے بیماروں کا علاج کرتے رہیں۔ اسی اثنا میں حکومت نے دیکھ لیا کہ امراء کے علاوہ غربا پر اسکا اثر اچھا ہوا ہے لہذا اسمیں اضافہ کر لیا ہے کہ ایک خاص مدرسہ امراض چشم کی تعلیم کے لئے کھولے جو اپنی نوعیت میں دیگر مدارس کھولے جو اپنی نوعیت میں دیگر مدارس طبیہ سے ممتاز ہو۔

وزارت ایران میں حسب ذیل تغیر و تبدل ہوا ہے۔ ناصر الملک بہادر رئیس مجلس وزراء مجلس ایران کی اصلاح کیلئے منتخب کئے گئے۔ اور صانع الدولہ (ایڈیکانگ شاہ کجکلاہ) ناظر داخلیہ مقرر ہوئی۔ اور مشیر الملک پریسیڈنٹ ... ایران کی طرف سے سفیر تھے ... [illegible]

حکیم محمد عبدالمجید صاحب دہلوی مالک و ایڈیٹر و پرنٹر پبلشر نے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپوا کر دفتر اخبار پیغام سے شائع کیا